# 22650 - سجدہ تلاوت کا طریقہ اور اس کے لیے وضوء کرنا

## سوال

کیا سجدہ تلاوت کے لیے طہارت کی شرط ہے، اور کیا جب وہ سجدہ کے لیے جائے اور سجدہ سے اٹھے تو تکبیر کہے گا، چاہے وہ نماز میں ہو یا نماز سے باہر ؟

اور اس سجدہ میں کونسی دعاء پڑھی جائیگی، اور کیا اس سلسلے میں کوئی صحیح دعاء وارد نہیں ہے ؟ اور اگر نماز سے باہر ہو تو کیا اس سجدہ سے سلام پھیرنا مشروع ہے ؟

## پسندیدہ جواب

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق سجدہ تلاوت کے لیے طہارت شرط نہیں ہے، اور اہل علم کے صحیح قول میں نہ تو سلام کہنا اور نہ ہی سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا.

اور سجدہ کرتے وقت تکبیر کہنا مشروع ہے، کیونکہ یہ ثابت ہے، اور اس کی دلیل ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے.

لیکن اگر سجدہ تلاوت نماز میں ہو تو سجدہ میں جاتے ہوئے اور سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنی واجب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب بھی نیچے جاتے یا اوپر اٹھتے تو تکبیر کہتے تھے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

" نماز اس طرح ادا کرو جس طرح تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے "

اسے امام بخاری نے صحیح بخاری حدیث نمبر (595) روایت کیا ہے.

اور سجدہ تلاوت میں وہی دعاء اور اذکار کرنا مشروع ہیں جو نماز کے سجدہ میں کیے جاتے ہیں، کیونکہ عمومی احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ دعائیں مندرجہ ذیل ہیں :

" اللهم لک سجدت وبک آمنت ولک أسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره بحوله وقوته تبارک الله أحسن الخالقين "

اے اللہ میں نے تجھے سجدہ کیا، اور تجھ پر ایمان لایا، اور تیری اطاعت وفرمانبرداری کی، میرے چہرے نے اس کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کی صورت بنائی اور اس کی سماعت پیدا کی اور آنکھیں بنائیں، اس کی قوت کے ساتھ اللہ تبارک و تعالی سب سے بہتر خالق ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اسے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح مسلم (1290) میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء نماز کے سجدوں میں پڑھا کرتے تھے.

اور ابھی اوپر بیان ہوا ہے کہ سجدہ تلاوت میں وہی کچھ مشروع ہے جو نماز کے سجدہ میں مشروع ہے.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے سجدہ تلاوت میں یہ دعاء کی تھی :

" اللهم اكتب لی بها عندک أجرا وامح عنی بها وزرا واجعلها لی عندک ذخرا وتقبلها منی کما تقبلتها من عبدک داود عليه السلام "

اے اللہ اس (سجدہ) کی بنا پر میرے لیے اپنے ہاں اجروثواب لکھ دے اور اس کی بنا پر میرے گناہ معاف کردے، اور اپنے پاس میرے لیے اسے زخیرہ کرلے، اور میری جانب سے یہ اس طرح قبول فرما جس طرح تونے داود علیہ السلام سے قبول کیا تھا"

جامع ترمذی حدیث نمبر (528).

اور اس سلسلہ میں سبحان ربی الاعلی کہنا اسی طرح واجب ہے جس طرح نماز کے سجدوں میں کہنا واجب ہے، اور اس کے علاوہ جو ذکر اور دعاء زیادہ ہیں وہ مستحب ہیں.

اور نماز یا نماز سے باہر سجدہ تلاوت سنت ہے واجب نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زید بن ثابت کی حدیث سے یہ ثابت ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے، اور عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی ثابت ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.